مشہد بالاکوٹ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مولانا سید محمد ثانی حسنی
سید احمد شہید اکیڈمی
دار عرفات تکیہ کلاں رائے بریلی

یہ شہادت گاہ بالاکوٹ کی ہے داستاں
چپہ چپہ پر جہاں للّٰہیت کے ہیں نشاں

مشہد بالاکوٹ

۲۴/ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ میں قصبہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ (سرحد) کے میدان میں حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور آپ کے جاں نثار مجاہدین نے ایک فیصلہ کن جہاد کیا تھا اور رضائے الٰہی میں کثیر تعداد میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ اس جہاد کی ایک مختصر داستان اشعار میں پیش خدمت ہے۔

مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۷ء

نام کتاب	:	مشہد بالاکوٹ
شاعر	:	مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۳۲
کمپوزنگ	:	طارق اشرف (اپروچ کمپیوٹرز، امین آباد، لکھنؤ)

ملنے کے پتے

- ابراہیم بک ڈپو — مدرسہ ضیاء العلوم، میدان پور، تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی)
- مجلس تحقیقات ونشریات اسلام — ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- مکتبۂ اسلام — گوئن روڈ، امین آباد، لکھنؤ

ناشر
سید احمد شہید اکیڈمی
دارِ عرفات، تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی)

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

www.abulhasanalinadwi.org

عرضِ ناشر

اسلامی شاہناموں نے دلوں کو گرمانے اور خفتہ جذباتِ ایمانی کو بیدار کرنے میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے، ہر دور میں اس کو ادب کا شاہکار سمجھا گیا ہے، زیادہ دور کی بات نہیں حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ نے اپنے بچپن کا قصہ لکھا ہے کہ ''ہمارے خاندان میں ایک بڑا اچھا دستور تھا کہ جہاں کہیں ایسا غمناک واقعہ پیش آتا، دل دکھے ہوئے ہوتے یا کوئی پریشانی کی بات ہوتی تو ''صمصام الاسلام'' سنی جاتی۔ .... جوش وخروش سے بھری ہوئی، درد واثر میں ڈوبی ہوئی، جنگ کا ایسا نقشہ کھینچتے کہ دل جوش سے اچھلنے لگتے ہیں اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔شہادت کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ خود راہِ خدا میں جان دینے کے لیے دل بے تاب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام اور مجاہدین کے غم کے سامنے آدمی اپنا غم بھول جاتا ہے۔''
(کاروان زندگی ۸۲/۱-۸۳)

یہ مولانا عبدالرزاق کلامیؒ کا وہ منظوم ترجمہ ''فتوح الشام'' ہے جو انہوں نے صمصام الاسلام کے نام سے پچیس ہزار اشعار میں کیا تھا اور اس وقت شریف گھرانوں میں اس کے پڑھنے کا رواج تھا جس کا بڑا اثر پڑتا تھا۔ مولانا، حضرت سیّد احمد شہیدؒ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے، کیا عجب ہے کہ ان

www.abulhasanalinadwi.org

کی اسی نسبت نے ان کے اشعار میں یہ ایمانی حرارت بھر دی ہو۔

حفیظ جالندھری کے شاہنامۂ اسلام نے بھی بڑی مقبولیت حاصل کی، شاہناموں میں خاص طور پر اس کو اہم مقام ملا۔ پاکستان کے مشہور شاعر جناب علیم ناصری صاحب نے خاص طور پر حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے حالات اور واقعات جہاد کو ''شاہنامۂ بالاکوٹ'' کے نام سے پیش کیا ہے جو خاصے کی چیز ہے۔

عم مرحوم مولانا سیّد محمد ثانی کو شاعری کا پاکیزہ ذوق ملا تھا، مولانا کا دیوان ''میزاب رحمت'' کے زیر طبع ہے۔ حضرت سیّد احمد شہیدؒ سے مولانا کو دو نسبتیں حاصل ہیں۔ ایک خاندانی نسبت، دوسرے سلسلہ کی نسبت۔ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کے سفر بالاکوٹ میں مولانا ہی رفیق سفر بھی تھے۔ مولانا نے حضرت سیّد صاحب کے مجاہدانہ کارناموں اور واقعۂ شہادت کو منظوم پیش کیا ہے۔ اشعار میں روانی کے ساتھ درد بھی ہے۔ مولانا کا یہ مختصر شاہنامۂ بالاکوٹ کے نام سے حضرت مولانا محمد رابع حسنی مدظلہ کے مقدمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور ایمانی حمیت پیدا کرنے میں اس سے مدد ملے گی۔

بلال عبدالحی حسنی ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام علىٰ سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد و علىٰ آلهٖ وصحبه الغر الميامين، ومن تبعهم با حسان الىٰ يوم الدين، اما بعد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے جاری رکھنا طے فرمایا، اور اس طرح آپ کو خاتم النبیین بنایا، آپؐ پر نبوت تو ختم ہوگئی لیکن اس کے کام کو جاری رکھنا طے فرمایا، جو آپ کی امت کی برگزیدہ شخصیتوں کو انجام دینے کا ذمہ دار طے فرمایا، چنانچہ اس اہم کام کے انجام دینے کے پر اثر، عملی نمونے اس امت کی چودہ سوسالہ تاریخ میں ظاہر ہوتے رہے، اور حالات کے بگڑنے پر ان کی اصلاح کے لیے اور اس کام کی انجام دہی کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے افراد کھڑے کیے جاتے رہے، جنہوں نے حالات کے دھارے کو موڑا، اور اسلامی احکامات پر عمل کرنے کو اپنی پرتاثیر کوششوں سے رواج دیا۔ انہیں میں تیرہویں صدی ہجری کے مرد مجاہد اور مجدد حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، انہوں نے اسلام کے عصر اول کی تاریخ کو اپنا نمونہ بناتے ہوئے حالات کو تبدیل کرنے اور عہد اول کے مسلمانوں کے طرز کو دہرانے کی کوشش کی، اور ترتیب تقریباً وہی رکھی جس کا اعلیٰ نمونہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی

www.abulhasanalinadwi.org

میں ملتا ہے، انہوں نے اولاً عوام کی اصلاح کی کوششوں کا فریضہ انجام دیا جو وعظ ونصیحت اور اخلاق وسیرت کی حکیمانہ تدبیروں کے ذریعہ تھا۔ پھر ہجرت کے عمل کو اپنایا، اور پھر مدنی زندگی کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کا فریضہ انجام دیا۔

وہ ہجرت کر کے مغربی ہندوستان کے اس علاقہ میں گئے جہاں ان کو قیام کرنے اور اپنا مرکز عمل بنانے کا موقع نظر آیا۔ وہاں سے انہوں نے جہاد کے عمل کا آغاز کیا، اور اس کو پوری طرح سنت کے مطابق انجام دینے کی کوشش کی، جس میں حصول اقتدار، جاہ طلبی یا بے جا اقدام یا طاقت کا بے موقع استعمال بالکل اختیار نہیں کیا، ان کی یہی احتیاط تھی کہ جس کی وجہ سے وہاں کے ارد گرد کے حکمرانوں نے جن کو مسلمان ہونے کے باوجود ایمانی زندگی کا وثوق نہ تھا، ان کا صحیح طور پر ساتھ نہیں دیا، اور وہاں اپنے قیام کے دوران ایک مرحلہ میں ان پر دشمن کا اچانک حملہ ہوا، اور ان کو مجاہدوں کی تعداد کی کمی کے باوجود دشمن کا سامنا کرنا پڑا، اور مقابلہ ہوا، لیکن دشمن نے اپنی طاقت اور چالاکی اور اچانک اقدام سے ان کی طاقت کو شکست دیدی۔

انہوں نے اور ان کے مجاہد رفقاء کی خاصی تعداد نے جام شہادت نوش کیا، اس طرح دنیا کے مروجہ طریقہ کے لحاظ سے وہ ناکام رہے، لیکن اسلامی روح اور مزاج کے اعتبار سے انہوں نے قرآن وحدیث کی ہدایت کی جس طرح پابندی کی، اور اپنی دعوت اور حسن عمل سے اہل ایمان کی خاصی تعداد تیار کردی، اس کے ہوتے ہوئے اگر چہ انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی، لیکن ایمانی اثرات اور وسیع پیمانہ پر اصلاح کے انجام

www.abulhasanalinadwi.org

دینے کے لحاظ سے وہ پوری طرح کامیاب کہلانے کے مستحق رہے، اور اخلاص وعزیمت اور ایمان وجہاد فی سبیل الحق کی انہوں نے جو مثال قائم کی وہ رہتی دنیا تک قابل قدر سمجھی جاتی رہے گی۔

اس کی داستان کو مختلف اہل قلم نے پیش کیا ہے، اور شعروسخن میں بھی اس ڈھالا گیا ہے، شعروسخن میں ڈھالنے کی ایک کامیاب مثال مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشکش ہے، جس میں واقعات کو پراثر طریقہ سے ادا کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس پڑھنے سے واقعات کا علم اور ان سے ہونے والا تأثر حاصل ہوتا ہے۔

مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتی مزاج کے حامل اور دینی کوششوں کے قدرداں تھے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات واحساسات کو شعری سانچے میں ڈھالنے کی ان میں اچھی صلاحیت تھی۔ ان کا شعری اظہار پُر مغز بھی ہوتا تھا اور مؤثر بھی، جس کا اندازہ ان کے اس منظومہ سے کیا جاسکتا ہے جو انہوں نے حضرت سید احمد شہیدؒ کے واقعہ بالاکوٹ کو پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس مخلصانہ عمل کو قبول فرمائے، اور اس سے سبق لینے کی جو گنجائش ہے اس سے بہرہ ور فرمائے۔

محمد رابع حسنی ندوی
(ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

۹/ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ، جمعرات
۱۲/دسمبر ۲۰۰۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

مشہد بالاکوٹ

ہم سنائیں آج تم کو ایک ایسی داستاں
جس کے دامن میں ہیں سمٹیں سیکڑوں قربانیاں
داستاں وہ داستاں جو ہے بہت ہی خونچکاں
آج تک آنسو بہاتے ہیں زمین و آسماں
یہ شہادت گاہِ بالاکوٹ کی ہے داستاں
چپّہ چپّہ پر جہاں للّٰہیت کے ہیں نشاں
کون بالاکوٹ؟ جو ہے مخزن لعل و گہر
مطلع انوار جو ہے مدفنِ شمس و قمر
مختصر سی ایک بستی نام بالاکوٹ ہے
اور قریب اس کے ذرا سا ایک مٹی کوٹ ہے
چاروں جانب اونچی نیچی ہے پہاڑوں کی قطار
بہہ رہا ہے شور کرتا کتنا دریائے کنہار
راستے ہیں پیچدار اور وادیاں دشوار ہیں
منزلیں ہیں سخت بے حد گھاٹیاں خمدار ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

عبرت کی نگاہ سے

داستاں یہ ہے جہاں کی وہ دکھائیں ہم تمہیں
داستاں ہے جن کی یہ اُن سے ملائیں ہم تمہیں
آج ہے تاریخ چوبیس اور ذی قعدہ کا ماہ
سن ہے بارہ سو چھیالیس اور ہجری سال و ماہ
آہ! بالاکوٹ کی کیسی شبِ دیجور ہے
اللہ جانے آج کیا اللہ کو منظور ہے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ غازیان دیں

ہیں جمع کتنے مجاہد باندھ کر سر سے کفن
شوق میں کتنے شہادت کے ہیں سرشار و مگن
وہ مجاہد سربکف اور جاں سپار و سرفروش
جان دینے کا جنہیں ہے بے پنہ جوش و خروش
وہ مجاہد ناز ہے جن پر بڑا اسلام کو
تج دیا حق پر جنہوں نے راحت و آرام کو
وہ مجاہد ہیں شہادت کے تصور سے نہال
نور سے معمور چہرے، خوش خصال وخوش نہال

وہ مجاہد جن کا تقویٰ میں نہیں کوئی مثیل
جن کے اعلیٰ ہیں مقاصد اور امیدیں قلیل
وہ مجاہد رات میں کرتے ہیں اشکوں سے وضو
اور دِن میں راہِ مولیٰ میں گراتے ہیں لہو
وہ مجاہد جن پہ خود تلوار کو بھی ناز ہے
جن کا ہر فرد و سپاہی اک عقاب و باز ہے
نغمۂ شوقِ شہادت گنگناتا ہے کوئی
زیرِ لب اک بے خودی میں مسکراتا ہے کوئی
آیتیں قرآن کی پڑھ کر سناتا ہے کوئی
کیا فضائل ہیں شہادت کے بتاتا ہے کوئی
دیدہ و دِل پر ہے طاری اک شہادت کا نشہ
عشق مولیٰ نے بنایا اس کو پھر دو آتشہ
جس کو دیکھو عشقِ مولیٰ کے نشہ میں چور ہے
اور شہادت کے نشہ میں بے خود و مخمور ہے
ہے ہر اک کا پاک دامن پاک ہیں قلب و نظر
صاحبِ عقل و خرد اور صاحب دِل، دیدہ ور
الغرض ٹھہرا یہاں ہے ایک ایسا کارواں
جو ہے حق کا پاسباں، حق بھی ہے اس کا پاسباں

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت سیّد احمد شہیدؒ

ہیں امیرِ کارواں حضرت امام المتقیں
رہبر راہِ طریقت ہادئ دینِ مبیں
فخر سادات و امیر المومنین عالی مقام
سیّد احمد جو کہ ہیں اللہ والوں کے امام
پیکر صدق و صفا اور صاحب حلم و حیا
معدن عدل و ورع اور مصدرِ جود و سخا
ہند میں حق کا جنھوں نے بول بالا کردیا
بے خدا انسان کو اللہ والا کردیا
زندگی بخشی جہاد فی سبیل اللہ کو
حق کا متوالا بنایا رند کو گمراہ کو
جو بھی بیٹھا ایک لمحہ صحبت اکسیر میں
رہ گیا وہ عمر بھر پھر عشق کی زنجیر میں
اللہ اللہ ہے کشش کتنی رخِ تنویر میں
جملہ جملہ وعظ کا ڈوبا ہوا تاثیر میں
اِک نظر جس نے بھی دیکھا ہوگیا اُن کا غلام
ہوگیا پکّا موحّد کی عبادت صبح و شام

www.abulhasanalinadwi.org

آپ سے سب کا تعلق خادمانہ ہوگیا
غازیوں کو عشق ایسا والہانہ ہوگیا
دیکھتے ہیں روز و شب پُرنور صورت آپ کی
قدر ایسی! کیا کرے گا کوئی اپنے باپ کی
دیکھتے ہیں اور خوشی سے پھول جاتے ہیں سبھی
دیکھتے ہیں، ما سوا کو بھول جاتے ہیں سبھی
کتنی صورت ہے پیاری کیا ادا ہے دلربا
دیکھ کر یہ پیاری صورت یاد آتا ہے خدا
اک اشارہ ہو اگر تو جان دیدیں سب ابھی
کردیں قرباں مال سارا آن دے دیں سب ابھی
گلشنِ اسلام میں ہے جن کے دم سے آب وتاب
آسمان ہند کا وہ ایک روشن آفتاب
جن کی پیاری ہر ادا پر زندگی کو ناز ہے
رحمت ہر نفس ہم راز ہے دم ساز ہے

شاہ اسماعیل شہیدؒ

اور امیر کارواں کے ہیں رفیق و ہم رکاب

www.abulhasanalinadwi.org

شاہ اسمٰعیل صاحبؒ ہند کے وہ ماہتاب
سنت و توحید کے علم و عمل کے آفتاب
جن کے دم سے شرک و بدعت کا ہوا خانہ خراب
وہ عظیم المرتبت انسان حق کے پاسباں
مرکز علم و عمل ہیں اور شریعت کے نشاں
جو ہیں واعظ شبنم افشاں، ہیں خطیب شعلہ بار
مرد دانا، مرد حق اور زہد و تقویٰ کے شعار
خاندانِ شاہ ولی اللہؒ کے چشم و چراغ
جن کی کوشش سے ہوا اسلام کا شاداب باغ

فدا کارانِ حق

ایک ہی عالم نہیں ہے سیکڑوں عالم ہیں ساتھ
اور جن پر علم کو ہے ناز وہ عالم ہیں ساتھ
ساتھ وہ بھی جو رہے تھے صاحبانِ دل کبھی
ساتھ وہ بھی جو بنے تھے ساقیٔ محفل کبھی
ساتھ ہیں اصحابِ دولت اور ہیں مزدور بھی
شوکت و قوت کے مالک اور ہیں مجبور بھی

www.abulhasanalinadwi.org

الغرض سب ہی جمع ہیں وہ فدا کارانِ حق
دشمنانِ شرک و باطل اور پرستارانِ حق
ان میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کے سب ممتاز ہیں
غمگسار اک دوسرے کے ہمدم ودمساز ہیں

معرکہ ہونے کو ہے

حق و باطل کا یہاں اب معرکہ ہونے کو ہے
ہر مجاہد اپنا چہرہ خون سے دھونے کو ہے
یا تو جنت ہی ملے گی ہو گی یا فتح مبیں
آسماں بن کر رہیں گے یا تو پھر زیر زمیں
لو شب تاریک گذری ہوگئی آخر سحر
آگیا وہ وقت کردیں شوق سے جانیں نذر
چھا گئے یک لخت دشمن کتنے مٹی کوٹ پر
زور سے تا کہ کریں وہ حملہ بالا کوٹ پر
ناگہاں آمد پہ ان کے سب کو حیرت ہوگئی
پھر بھی حضرت کی وجہ سے سب کو ہمت ہوگئی
جو نظر آئی مسلمانوں کو فوج دشمناں

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگئے تیار آخر لے کے شمشیر و سناں
کر رہے ہیں تیز کتنے اپنی تلواروں کی دھار
آج ٹکرا کے رہیں گے اس جگہ پر نور و نار
اپنی آنکھوں ہر مجاہد نے شہادت دیکھ لی
اور شہادت کے پسِ پردہ ہی جنت دیکھ لی
خوف طاری کچھ نہیں ان کے قلوب پاک پر
ان کا ایماں ہے یہ فرمانِ شہہ لولاک پر
بس حرام اس ذات پر ہوگی جہنم کی یہ نار
جسم پر جس کے پڑے گا راہ مولیٰ کا غبار

www.abulhasanalinadwi.org

اصل خدا کی رضا

اک مقامی شخص بولا کتنی زیادہ فوج ہے
دشمنوں کی ہائے کتنی یہ مسلح فوج ہے
بولے حضرت خان بھائی تم نے کیا یہ کہہ دیا!
قلت و کثرت ہے کیسی شوکت و قوت ہے کیا؟
اصل میں مقصود ہے حاصل خدا کی ہو رضا
ہو اگر راضی خدا تو ہار بھی ہے حق بجا

ہو نہ بالکل جو بھروسہ اس خدائے پاک پر
جیت جائیں ہم اگر تو جیت ایسی خاک پر
دیکھتے ہی خون سب کا آگیا ہے جوش پر
ہے لبوں پر ذکر مولیٰ اور ساماں دوش پر

ارباب بہرام خاں

www.abulhasanalinadwi.org

باوفا حضرت کے ہیں ارباب اک بہرام خاں
جاں نثاری ہے شعار ان کا اور ہمت ہے جواں
صرف ہے شوقِ شہادت ان کے دل میں موجزن
جان دیدوں حق پہ میں یہ ان کے دل میں ہے لگن
بولے یہ بہرام خاں آکر کے حضرت کے حضور
میں ہوں اک ناچیز بندہ، میں ہوں سرتاپا قصور
اے امیر المؤمنیں عالی مقام و عالی قدر!
راہِ مولیٰ میں ہے حاضر لیجیے یہ میرا سر
ایک کیا ہر ہر مجاہد حاضر خدمت ہوا
وعظ کا ہر ایک جملہ باعث قوت ہوا

آخری نماز

مسجد بالا میں حضرت سید عالی مقام
غازیانِ دینِ حق کے آج ہیں آخر امام
کتنا با برکت قیام ہے کتنا بابرکت سجود
پھر نصیب ہو گا نہیں ایسا قیام ایسا قعود
اقتدا میں آپ کی آج آخری ہے یہ نماز
ہیں فدا کارانِ حق میں کتنے محمود و ایاز
مسجد بالا میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
بند دروازہ کیا دل سے دعا کرتے رہے
اور باہر غازیانِ دین بھی تیار ہیں
لیس ہتھیاروں سے ہیں اور برسر پیکار ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

بالاکوٹ کا پہلا شہید

ایک غازی کا سنو تم کتنا پیارا حال ہے
رشک کے قابل ہے سب کے جو کہ اسکا حال ہے
ایک جانب ہے پکاتا دیگچی میں کھیر کو
ہے مگر منظور کچھ اور کاتبِ تقدیر کو

رنگ چہرے کا خوشی سے اس کا بدلا ناگہاں
اور بولا دیکھ کر غازی وہ سوئے آسماں
سُرخ کپڑوں میں یہ دیکھو سامنے اک حور ہے
روح پرور ہے سماں، کتنی فضا پر نور ہے
اے دلِ بے صبر! کیا ہے لطف اتنی دور سے
اب تو کھاؤں گا وہیں جا کر دست حور سے
یہ کہا پھر پھینک کر یکدم اٹھا آگے بڑھا
کود کر میدان میں بڑھتا رہا لڑتا رہا
ہو گیا آخر وہ بالا کوٹ کا پہلا شہید
جان دیدی راہ مولیٰ میں ہوئی پھر اس کی عید

www.abulhasanalinadwi.org

شہادت کا شوق

ایک غازی نے کہا کس شوق سے با چشم تر
اب تلک کتنا تھا میں ناقص خیال و بے نظر
تھا ستاتا اب تلک مجھ کو خیال اہلِ وطن
ہیچ ہے اب یہ وطن، بیکار ہے اب مال وتن
اب تو مجھ کو ایک ہی رہ رہ کے آتا ہے خیال

جلد میری ہو ملاقات خدائے ذو الجلال
جلد یا رب نوش میں جام شہادت کو کروں
آنکھیں پھر مخمور ہوں تیری زیارت جو کروں

کس نے مجھے آواز دی

مسجد بالا میں حضرت کا ادھر حجرہ کھلا
غور سے دیکھا سبھوں کو اور مبارک لب کھلا
پھر یہ فرمایا، سنو! کس نے مجھے آواز دی؟
بولے یا حضرت! کسی نے بھی نہیں آواز دی
دیر میں فرمایا پھر کس نے پکارا ہے مجھے
یا خدائے ذو الکرم کا اک اشارا ہے مجھے

www.abulhasanalinadwi.org

مسجد زیریں میں

الغرض پھر آپ نکلے اور تیزی سے چلے
پیچھے پیچھے غازیانِ دیں بھی پھر ہو لیے
مسجدِ بالا سے اترے مسجد زیریں گئے
با سکون و عز و شان و شوکت و تمکیں گئے

مسجدِ زیریں میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
غازیوں سے قیمتی اور مشورے کرتے رہے

اچانک حملہ

مسجد زیریں کے آگے ہیں بہت دھانوں کے کھیت
بن گئے وہ جیسے دلدل بھیگ کر پانی سے کھیت
پھر اچانک آپ دوڑے اور آگے بڑھ گئے
جا گھسے دلدل میں حضرت اور اوپر چڑھ گئے
آپ کھیتوں سے چلے، پھُرتی ہے کتنی آپ میں
بے پناہ شوقِ شہادت موجزن ہے آپ میں
ہوگئے پھر آپ مٹی کوٹ کے نالہ کے پار
آڑ لی پھر ایک پتھر کی کریں پھرتا کہ وار
غازیوں کی اک جماعت لے کے شمشیر و تبر
اس طرف کو تیز دوڑی عالی حضرت ہیں جدھر
چند نمازی ساتھ ہیں اور ساتھ ہیں بہرام خاں
سر کیے بندوق ریفل اور فرا بیں و سناں
پھر مسلسل غازیوں کی ٹولیاں چلنے لگیں

www.abulhasanalinadwi.org

پڑ گیا گھمسان کا رَن گولیاں چلنے لگیں
اک نظر جھپکی تو حضرت پارِ دلدل ہوگئے
دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہوگئے

فتح ونصرت

غازیوں نے بڑھ کے آگے دشمنوں کو جالیا
جو بھی بھاگا دشمنوں سے اس کو جا کر پالیا
سامنے جتنے بھی دشمن آئے سب مارے گئے
ہوگئے واصل جہنم آگ میں سارے گئے
جو بچے واپس وہ مٹی کوٹ پر چڑھنے لگے
غازیوں کی گولیوں سے گر کے پھر مرنے لگے
جو پہاڑی پر ہیں دشمن گولی برسانے لگے
گولیوں کے ساتھ پتھر بھی وہ برسانے لگے
بھر گیا پوری فضا میں کارتوسوں کا دھواں
گولیوں کی اتنی بارش الحفیظ والاماں!
غازیوں کو الغرض جب فتح و نصرت ہوگئی
پھر خدا کی اور ہی کچھ یہ مشیت ہوگئی

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت شہید ہوگئے

شور اٹھا ہر طرف حضرت نظر آتے نہیں
ڈھونڈھتے ہیں آپ کو لیکن کہیں پاتے نہیں
کوئی کہتا ہے کہ حضرت ہوگئے آخر شہید
بد نصیبی ہے ہماری ہوگئے محرومِ دید
وہ امیرِ کارواں عالی مقام و عالی قدر
وہ امیر المؤمنین و نائب خیر البشر
آہ رخصت ہوگیا ہے عام تھا جس کا کرم!
کارواں کے دل سے پوچھو ہوگیا کتنا ستم!
کارواں کو چھوڑ میر کارواں جاتا رہا
گلستاں اجڑا امینِ گلستاں جاتا رہا
کیسے پہونچیں گے بتاؤ دور منزل ہوگئی
اس کے جانے سے ہماری سرد محفل ہوگئی
آہ وہ جاتا رہا جو نازشِ اسلام تھا
اور جہاد فی سبیل اللہ جس کا کام تھا
دیکھتے ہی دیکھتے ہائے خدا کیا ہوگیا

www.abulhasanalinadwi.org

وہ گئے کیا کارواں کا بخت سارا سوگیا
سر زمین کوٹ کتنی آج خوں آشام ہے
ہر مجاہد آج کتنا کشتۂ آلام ہے

بدحواسی کا عالم

چھوڑ کر حملہ کو غازی بد حواس و بے قرار
ڈھونڈھنے کو چل پڑے حضرت کو ہو کر اشکبار
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں غازی گولیوں کی چھاؤں میں
زخم خوردہ جسم ان کے آبلے ہیں پاؤں میں
الغرض ہر ایک غازی پر اداسی چھا گئی
سب کو حضرت کی عدم موجودگی تڑپا گئی
ہوگیا ہر اک بے خود بے سکت بے اختیار
مضطرب بے چین و بے کل بدحواس و بے قرار

شاہ اسمٰعیلؒ کی بے چینی

شاہ اسمٰعیلؒ نے بے چین ہو کر یہ کہا
کیا ہوا حضرت کو میرے اے رفیقو! کیا ہوا؟

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی بیکار ہے اب میں بھی جاتا ہوں وہاں
میرے آقا، میرے رہبر، میرے حضرت ہیں جہاں
جب کہ حضرت ہی نہیں تو جی کے ہم سب کیا کریں
آؤ ملکر سب چلیں باب شہادت وا کریں
یہ کہا آگے بڑھے اور بے جھجک لڑتے رہے
دشمنوں سے دو بدو وہ بے کمک لڑتے رہے

شاہ اسمٰعیلؒ شہید ہو گئے

ان کے ماتھے پر اچانک ایک گولی پڑ گئی
تر کیا ڈاڑھی لہو سے کام اپنا کر گئی
مسکرا کر جان دیدی پھر تو پائے یار پر
فتح پائی در حقیقت اپنی ظاہر ہار پر
رحمتِ باری تعالیٰ کو پیار آہی گیا
”عمر بھر کی بے قراری کو قرار آہی گیا“
کر لیا حاصل خدا کے بے شمار اکرام کو
ہوگیا نقصان لیکن ملتِ اسلام کو
آہ! وہ مرد خدا اور حق نما رخصت ہوا

www.abulhasanalinadwi.org

مرد دانا چھوڑ کر دارِ فنا رخصت ہوا
وہ گیا، مرجھا گیا اسلام کا شاداب باغ
حق پرستوں کے دلوں کو کر گیا وہ داغ داغ

آہ! حضرت شہید اور شاہِ شہید

حضرت سید شہیدؒ اک قافلہ سالار تھے
شاہ اسمٰعیل صاحبؒ نائبِ سالار تھے
ہوگیا کتنا خسارا، چھپ گیا وہ آفتاب
غم پہ غم اس پر چلا روپوش ہو کر ماہتاب
ان کے جانے سے جہاں پر اک سیاہی چھا گئی
وہ گئے دنیا سے کیا سب پر تباہی چھا گئی
جن سے یہ سارا چمن سرسبز تھا شاداب تھا
جن کے دم سے سارا گلشن گلشنِ نایاب تھا
ان کے جانے سے چمن کی ہر کلی کمھلا گئی
گلستاں میں آج کیا آندھی چلی جھلسا گئی
حادثہ ایسا ہوا سب اس پہ ہیں ماتم کناں
یہ فضا آب و ہوا اور یہ زمین و آسماں

www.abulhasanalinadwi.org

پانسہ پلٹ گیا

بدحواسی دیکھ کر دشمن نے حملہ کردیا
زخم خوردہ، دل شکستوں پر یہ ہلّہ کردیا
غازیوں نے دیکھا پلٹے اور مقابل ہوگئے
اس قلیل عرصہ میں کتنے منھ لہو سے دھو گئے
حادثہ سے غازیوں پر سکتہ طاری ہوگیا
پھر تو کیا ہے دشمنوں کا پلّہ بھاری ہوگیا
قتل و غارت کا پھر ایسا ایک چکر سا چلا
بن گیا میدان بالا کوٹ مثل کربلا
کیا لڑیں غازی یہاں پر کوئی رہبر ہے نہیں
دل کو تھامے کون اُن کے کوئی دلبر ہے نہیں
منتشر ہو ہو کے غازی ہر طرف لڑنے لگے
اور دشمن راہ پا کر ہر طرف بڑھنے لگے

www.abulhasanalinadwi.org

عام شہادت

آسماں سے ٹوٹ کر کتنے ستارے گر گئے

مہر و ماہ و آفتاب و ماہ پارے گر گئے
آہ! کتنے آج مردانِ خدا رخصت ہوئے
حق پہ دے کر جان کو دار بقاء رخصت ہوئے
خون سے لت پت ہیں لاشیں غازیان دین کی
پا گئیں آرام روحیں داعیانِ دین کی

باقی خدا کا نام ہے

جو کہ دیکھا خواب تھا وہ آج بے تعبیر ہے
کتنی یہ تدبیر سے روٹھی ہوئی تقدیر ہے
مرکز ظلم و ستم ہے آہ بالا کوٹ آج
آہ! کیسا لٹ گیا ہے شرع و دیں کا تخت و تاج
تین سو لاشیں پڑی ہیں آج بے گور و کفن
آہ! یہ مظلوم کتنے ہیں غریبانِ وطن
دیکھ کر آنکھوں پہ سب کے اک اندھیرا چھا گیا
رو رہے ہیں سارے دل، منھ کو کلیجہ آ گیا
کتنا بالا کوٹ کا منظر یہ ہیبت ناک ہے
شور تھا کل کیا یہاں پر آج اڑتی خاک ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اس جہانِ رنگ و بو میں گردشِ ایام ہے
سب کو لازم ہے فنا باقی خدا کا نام ہے

بالاکوٹ کہتا ہے

سن لی تم نے آج میری داستان خونچکاں
دیکھ کر کے جس کو لرزے کیا زمیں کیا آسماں
داستاں سن کر کے تم ہو کتنے زیادہ اشکبار
دیکھ کر دھرتی کو میرے ہوگئے ہو بے قرار
موت سے گھبرا گئے تم خون سے لرزاں ہوئے
اتنی جانیں جو گئیں تم ان پہ کیوں ترساں ہوئے
میں نے مانا حادثہ یہ ہے بہت ہی دل خراش
اس کو سن کر ہوگیا ہے سخت دل بھی پاش پاش
میں نے مانا یہ شہیدانِ وفا مظلوم ہیں
یہ خدا کے لاڈلے ہیں کتنے یہ معصوم ہیں
ہوگئی سیراب خوں سے آہ یہ میری زمیں!
ہوگئی کتنی شکن آلود یہ میری جبیں!
میں نے دیکھا جو بھی منظر میں بتا سکتا نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

میں زباں پر آہ اس کو آج لا سکتا نہیں
مجھ سے بڑھ کر غم زدہ تم ہو نہیں سکتے کبھی
رو چکا ہوں جتنا میں تم رو نہیں سکتے کبھی
مجھ پہ غم اتنا پڑا کہ میرا سینہ پھٹ گیا
ہو گیا دل ٹکڑے ٹکڑے اور کلیجہ کٹ گیا
کچھ نہیں لیکن سنو تم اتنے غم سے فائدہ
ہائے واویلا غلط ہے چشم نم بے فائدہ
شک نہیں اس میں ذرا بھی، موت سب کو آئیگی
بچ نہیں سکتا ہے کوئی، کھینچ کر لے جائے گی
کتنے مرتے ہیں گھروں میں مبتلا اس حال میں
دل پھنسا رہتا ہے ان کا مال و زر کے جال میں
رشک کے قابل ہے وہ کہ جس نے حق پر جان دی
پی لیا جامِ شہادت مسکرا کر جان دی
یہ مبارک ہستیاں جامِ شہادت پی گئیں
جان دیدی حق پہ سب نے اور حق پر جی گئیں
دین کے خاطر انھوں نے دیں بہت قربانیاں
چھوڑ کر کے مال و دولت، عیش و تن آسانیاں
کوئی ان کے کارناموں کو مٹا سکتا نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

بھولنا چاہے اگر پھر بھی بھلا سکتا نہیں
خون کا ہر قطرہ ان کا رنگ لائے گا ضرور
اپنی محنت کا صلہ ہر ایک پائے گا ضرور
تھی تمنا جو بھی ان کی ان کو حاصل ہوگئی
رحمت حق سے ہر اک کی روح واصل ہوگئی
جان دے کر حق پہ تم کو دے گئے درسِ حیات
کر دیا ہے ان سبھوں نے حق سے روشن کائنات
خون کا ہر قطرہ کہتا ہے زبانِ حال سے
نکلو تم للہ قیل و قال کے جنجال سے
شوکت و قوت ہے کیا یہ مال و زر کچھ بھی نہیں
بے خدا شام و سحر علم و ہنر کچھ بھی نہیں
زندگی وہ موت ہے جس میں نہ ہوں قربانیاں
ہیچ ہے یہ عیش کوشی، ہیچ تن آسانیاں
موت کی مانند جانو مت شہادت تم کبھی
اس کی سمجھا ہے نہ سمجھو گے حقیقت تم کبھی
زندگی ہے یہ شہادت اور ایسی زندگی
جس کو حاصل ہے سنو دونوں جہاں تابندگی
عارضی ہے یہ جہاں کیسی خزاں کیسی بہار

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی سے پیار چھوڑو موت سے ہو ہم کنار
زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب
ہے اندھیری ساری دنیا بن کے نکلو آفتاب
سید احمدؒ اور اسماعیلؒ کیا بیکار تھے؟
زندگی سے یا وہ اپنی ناخوش و بیزار تھے؟
یا یہاں دولت کی لالچ کھینچ لائی تھی انھیں
یا حکومت کی طمع اور حرص لائی تھی انھیں؟
راحت و آرام کو وہ چھوڑ کر آئے تھے کیوں؟
دور اتنی، بے وطن تیر و تبر کھائے تھے کیوں؟
دوسرے غازی بھی تھے کیا بے زر و اہل و عیال
ہر طرف ان کے نہیں تھا کیا کبھی دنیا کا جال؟
میں سمجھتا ہوں کہ تھے سارے کے سارے کام کے
ہاں مگر تھے عاشقِ صادق خدا کے نام کے
جب کہ دیکھا گلشنِ اسلام پر آئی خزاں
کفر تک لینے لگا اسلام کی جب چٹکیاں
ہوگیا اسلام جب جبر و تشدد کا شکار
تنگ مسلم پر ہوا جب ہند کا سارا دیار
اشکبار ہو کر کے نکلے وہ گھروں کو چھوڑ کر

www.abulhasanalinadwi.org

بے قرار ہو کر نکلے بندھنوں کو توڑ کر
ہوگئے قربان سب حق کی رضا کے واسطے
مسکرا کر جان دیدی اک خدا کے راستے
چاہتے ہو تم اگر اللہ کو راضی کرو
فکرِ جان و مال کو پھر قصۂ ماضی کرو
زندگی اپنی لگاؤ اس پیارے کام پر
روشنی حاصل کرو تم ان سے ہر ہر گام پر
ہیں ابھی موجود وہ ابھرے ہوئے نقش قدم
اور ابھی تک خوں سے بالاکوٹ کی مٹی ہے نم
نقش پا پر ان کے چل کر پاؤ گے منزل کو تم
کھیل کر طوفان سے پا جاؤ گے ساحل کو تم

www.abulhasanalinadwi.org